الدرس الخامس

پانچواں درس

الدعوة الجهرية

علانیہ دعوت

جب رسول اللہ ﷺ نے انفرادی اور خفیہ دعوت و تبلیغ کے تین سال پورے کر لئے تو اللہ تعالی نے حکم دے دیا: "پس آپ اس حکم کو جو آپ کو کیا جارہاہے کھول کر سنا دیجئے اور مشرکوں سے منہ پھیر لیجئے"۔[الحجر ۹۴]

ایک روز آپ ﷺ صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر اہل مکہ کو پکارنے لگے، اور بہت سارے لوگ اکٹھے ہو گئے، ان لوگوں میں آپ کا چچا ابو لہب بھی شامل تھا، جو کہ اللہ تعالی اور رسول اکرم ﷺ کی دشمنی میں سب سے آگے تھا، جب لوگ اکٹھے ہو چکے تو فرمایا: "تم کیا کہتے ہو اگر میں یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے دشمن تمہاری تاک میں ہے کیا تم میری بات کو سچ مانو گے؟" لوگوں نے جواب دیا: ہمارے تجربے میں تو آپ صرف صادق و امین ہی ثابت ہوئے ہیں"۔ اب آپ ﷺ نے فرمایا: "سخت ترین عذاب سے پہلے پہلے میں تمہاری طرف ڈرانے والا بن کر آیا ہوں، اس کے بعد آپ ﷺ لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے لگے، اور جو بت پرستی وہاں کے رواج میں تھی اُس کی تردید کرنے لگے۔ وہاں موجود ابو لہب پھٹ پڑا اور کہا: {معاذ اللہ} تیرا ستیاناس! کیا اس کام کے لئے ہمیں اکٹھا کیا تھا، تو اللہ تعالی نے ابو لہب کے بارے میں ایسی سورت اتار دی جو قیامت تک تلاوت ہوتی رہے گی: "ابو لہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے، اور وہ خود ہلاک ہو گیا، نہ تو اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اُس کی کمائی۔ وہ عنقریب بھڑکنے والی آگ میں جائے گا، اور اُس کی بیوی بھی {جائے گی} جو کہ لکڑیاں ڈھونے والی ہے، اس کی گردن میں مضبوط بٹی ہوئی رسی ہے"۔[سورۃ المسد / یہ روایت صحیح بخاری میں ہے۔]

- نبی اکرم ﷺ دعوت و تبلیغ پر ڈٹے رہے اور جہاں بھی لوگوں کا اجتماع نظر آتا انہیں برملا دعوت دیتے، خانہ کعبہ کے پاس نماز ادا کرتے، لوگوں کے اجتماعات میں شریک ہوتے، دعوتِ اسلام پہنچانے کے لئے مشرکوں کے بازاروں میں بھی جاتے، اور بہت پریشانی اور تکلیف برداشت کرتے۔ جو لوگ آپ ﷺ پر ایمان لے آتے مشرکین انہیں بھی خوب سزا دیتے، متعدد واقعات میں سے چند ایک کا خلاصہ یوں ہے کہ حضرت یاسر، حضرت سمیہ اور ان کے بیٹے حضرت عمار کو اس قدر عذاب دیا کہ یاسر اور سمیہ سزا کی سختی کی وجہ سے شہید ہو گئے، اور حضرت سمیہ اسلام کی پہلی شہید خاتون ہیں، حضرت بلال بن رباح حبشی کو بھی امیہ بن خلف اور ابو جہل کے ہاتھوں شدید سزا و تکلیف کا سامنا رہا، حضرت ابو بکر صدیق کے ذریعہ حضرت بلال مسلمان ہوئے تھے، جب حضرت بلال کے مالک امیہ بن خلف کو ان کے اسلام کا علم ہوا تو اُس نے ہر قسم کے سزا کے طریقے آزمائے تاکہ بلال اسلام کو چھوڑ دے، حضرت بلال نے بات ماننے سے انکار کیا اور اپنے دین پر ڈٹے رہے۔ امیہ حضرت بلال کو زنجیروں میں جکڑ کر مکہ مکرمہ سے باہر لے جاتا، اور اُن کے سینے پر بھاری پتھر رکھ دیتا، انہیں گرم تپتی ریت پر گھسیٹتا اور خود اور کارندوں کے ذریعے کوڑوں کی بارش کر دیتا۔ حضرت بلال ایک ہی لفظ بار بار دھراتے "أَحَد أَحَد"۔ اس حال میں ایک مرتبہ انہیں حضرت ابو بکر نے دیکھ لیا، آپ نے حضرت بلال کو امیہ سے خرید کر اللہ تعالی کی رضا کی خاطر آزاد کر دیا۔

- اس قسم کے مشکل حالات میں حکمت کے تقاضے کے تحت اللہ کے رسول ﷺ نے مسلمانوں کو اسلام کے اظہار سے منع فرمادیا، اسی لئے آپ ﷺ صحابہ کرام سے تنہائی میں ملتے تھے، اگر آپ برملا صحابہ کرام سے ملتے تو مشرکین آڑے آتے اور دعوت و تعلیم کا معاملہ رک جاتا، ممکن ہے کہ اس طرح دو گروہوں میں ٹکراو بھی پیدا ہوتا، چونکہ مسلمانوں کی تعداد بھی تھوڑی تھی اور وسائل بھی کمزور تھے تو ٹکراو کی صورت میں مسلمان مکمل طور پر ملیامیٹ ہو جاتے چنانچہ حکمت کا تقاضا یہ تھا کہ درپردہ دعوت کا کام کیا جائے، البتہ رسول اکرم ﷺ کا معاملہ یہ تھا کہ مشرکوں کی شدید ایذارسانی کے باوجود مشرکوں کے سامنے کھلے عام دعوتِ دین اور عبادتِ رب کا فریضہ انجام دیتے تھے۔